بقول اقبال ''نعرہ تکبیر بھی فتنہ''

تحریر: سہیل احمد لون

گزشتہ دنوں فرانس کے شہر پیرس میں (satirical magazine) چارلی ہیبدو کے دفتر پر دہشت گردی کا واقعہ رونما ہوا جس میں سترہ افراد کی ہلاکت ہوئی۔ بدقسمتی سے دہشت گردی کے اس المناک سانحے میں ایک مرتبہ پھر مسلمان ہی ملوث پائے گئے۔ نماز دین اسلام کا اہم ترین رکن ہے ہر نماز سے قبل اذان کا آغاز اللہ اکبر سے ہوتا ہے مگر چند نام نہاد اسلام کے ٹھیکیداروں نے ہر دہشت گردی کی کارروائی میں اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر عام لوگوں کے لیے اس کو شاعر مشرق کے خیالات ''نعرہ تکبیر بھی فتنہ'' بنا دیا ہے۔ طالبان اپنی دہشت گردی کی کارروائیوں کی جب بھی کوئی ویڈیو ریلیز کرتے ہیں تو انسانوں کی ذبح کرتے ہوئے بھی ایسے کلمات ادا کر رہے ہوتے ہیں جیسے کسی قربانی کے جانور کو ذبح کر رہے ہوں۔ گزشتہ ماہ سڈنی کے دہشت گردی کے واقعہ میں بھی ایسا ہی دیکھنے میں آیا تھا۔ پیرس میں دہشت گردی کے سانحہ کے بعد چارلی ہیبدو میگزین سے اظہار یکجہتی کے لیے پیرس میں ملین مارچ ہوا جس میں مختلف ممالک کے چالیس سربراہان نے شرکت کی۔ جس سے یہ پیغام دینے کی کوشش کی گئی کہ "آزادی رائے" کے لیے سب اکٹھے ہیں۔ یہ واقعہ شرمناک ہی نہیں المناک بھی تھا لہٰذا اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ یورپ اور برطانیہ سمیت دیگر ترقی یافتہ ممالک انسانی حقوق کی علمبرداری کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہیں۔ عام طور پر یہاں پر کوئی جرم کرے تو اس کے اسباب جاننے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے ان وجوہات کا تدارک کیا جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسی غلطی نہ کرے۔ چارلی ہیبدو پر دہشت گردی کی مذمت سب نے کی، کامیاب ملین مارچ بھی ہوا۔ مگر کسی نے یہ اخلاقی جرات نہ کی کہ ان وجوہات اور اسباب کا جائزہ لیا جائے تاکہ آئندہ ایسا کوئی واقعہ نہ ہو۔ حیران کن طور پر "آزادی رائے" کے نام پر اس فعل کو پھر دہرایا گیا جس کی وجہ سے دنیا میں موجود ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی جذبات کو ٹھیس پہنچی۔ مختلف مذاہب اور کثیر الثقافتی معاشرے میں خاص طور پر ایسی باتوں کا دھیان رکھا جاتا ہے۔ تعجب ہے کہ جس معاشرے میں اپنے گھر میں میوزک سننے کے لیے قانون آواز کی ایک حد مقرر کرتا ہے تاکہ ہمسایہ ڈسٹرب نہ ہو وہاں ''آزادی رائے'' کے نام پر کسی شخص نہیں بلکہ کسی مذہب کے ڈیڑھ ارب پیروکاروں کی دل آزاری کر دی جائے تو ایسی صورت میں مذہبی تصادم سے عالمی امن و امان کی صورت حال خراب ہونے کا شدید خطرہ ہے۔ چارلی ہیبدو میگزین نے گستاخانہ خاکے شائع کر کے عالمی امن کو تباہ کرنے کی سازش کی ہے جو نہ پہلی بار ہوئی ہے اور نہ آخری بار۔

گستاخی کی جسارت کے واقعات آپ ﷺ کی حیات میں بھی پیش آئے۔ آپ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اپنے بدترین دشمنوں اور توہین کرنے والوں سے کیا سلوک کیا؟ چارلی ہیبدو میگزین ہو یا سلمان رشدی، ڈنمارک کا کوئی میڈیا گروپ ہو یا کوئی فلم میکر...... وہ اپنے مذموم ارادوں میں کبھی کامیاب نہ ہوں اگر چند جذباتی مسلمان ان کے فعل کو اتنی ہوا نہ دیں۔ دراصل ہم منافق ہیں سب دکھاوے کے لیے کرتے ہیں۔ پشاور میں درندگی کا کھیل کھیلا گیا جس میں مذہبی ٹھیکیداروں کا منافق چہرہ سامنے آ گیا۔ پیرس میں سترہ انسانوں کے جانی

ضیاع کے بعد ملین مارچ ہوا مگر پشاور میں 144 افراد جن میں زیادہ معصوم بچوں کی تعداد 134 ہے بے دردی سے مار دیے جاتے ہیں۔ 20 کروڑ کی آبادی والے ملک میں ان سے اظہار یکجہتی کے لیے ملین مارچ نہیں ہوتا۔ پیرس میں چالیس مما لک کے سربراہان اکٹھے نظر آتے ہیں مگر یہ سب کلمہ گو کہلوائے جانے کے باوجود کبھی ایک پیج پر نظر نہیں آئے۔ وطن عزیز میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف ریلیاں بھی نکالی گئیں تو وہ بھی مسلک کی بنیادوں پر۔ پارلیمنٹ میں متفقہ قرارداد پاس ہو جاتی ہے، سڑکوں پر آکر نعرے بازی اور ٹائر جلا کر راستے بند کر کے دھویں سے اپنے ہی منہ کالے کر کے گھروں کو چل دینے سے کیا ہو گا؟ اس سے توہین مذہب یا توہین رسالت کا سلسلہ بند ہو جائے گا؟ کیا یہ اسلامی تعلیمات ہیں؟ توہین آمیز فلم پر تو یوٹیوب بند کروادی گئی تھی اب دیکھنا ہے کیا بند کروانے کا مطالبہ کیا جاتا ہے؟ یہ ایک حقیقت ہے کہ طاقت سے ہی توازن قائم رہتا ہے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے دور میں جذباتیت اور نرگسیت سے زیادہ دنیاوی علوم بالخصوص سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں عملی طور پر کچھ کرنا ہو گا۔ طاقت کے حصول کے لیے جذباتیت کے سمندر میں غوطہ زنی کی بجائے علم ودانش اور اعلی اخلاقیات کے لیے اپنی توانائی صرف کریں تو شاید حالات میں کچھ بہتری آئے ورنہ برداشت کرنے کی عادت ڈال لینی چاہیے۔ تعداد کے لحاظ سے دنیا میں یہودی لاہور کی موجودہ آبادی سے کم ہیں مگر یورپ، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا سمیت تمام ترقی یافتہ مما لک میں میڈیا میں کوئی ہولوکاسک پر کچھ کہنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ عالمی میڈیا پر کنٹرول ہی ان کا ہے۔ برطانیہ نے جب برصغیر پر قبضہ کیا تو Balsphemy law نافذ کر دیا تا کہ کوئی کسی کے مذہب، مذہبی پیشوا، یا مذہبی صحیفے کی توہین نہ کرے جس سے ان کو حکومتی معاملات چلانے میں دشواری ہو سکتی تھی۔ برطانیہ کو جب اس قانون کی ضرورت نہ رہی تو اس پر پابندی لگادی گئی۔ عالمی امن و امان بہتر بنانے کے لیے یہ قانون برطانیہ اور یورپ میں پھر سے لاگو کرنا چاہیے۔ مذہب کوئی بھی ہو اس کے ماننے والوں کے لیے بڑا مقدس ہوتا ہے، صحافت کے نام پر کسی مذہب بھی مذہب کی توہین پر پابندی ہونی چاہیے۔ عالمی برداری دہشتگردی کو دنیا کیلئے خطرہ قرار دیتی ہے لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ دوسری طرف یہ عالمی برادری ہی دہشتگردی کو بڑھاوا دے رہی ہے۔ کیا ایسے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے بعد پاکستان جس کو دہشتگردوں کی جنت کہا جاتا ہے وہاں عام آدمی کے جذبات کیا ہوں گے؟ اور وہ یقیناً یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ داعش نے جو کچھ پیرس میں کیا درست تھا۔ اگر تم گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کرو گے تو تمہیں جو بھی قتل کرے گا وہ ہمارا ہیرو ہو گا خواہ وہ داعش ہو یا طالبان۔ یوں دہشتگردی کی یہ جنگ جس کو عالمی برادری چاہتی ہے کہ پاکستان جیت لے صرف اُن کا خواب بن کر رہ جائے گی ۔اس بات کو یوں بھی کیا جا سکتا ہے کہ نام نہاد مہذب دنیا ایک طرف دہشتگردی کے خاتمے کا ٹاسک افواج پاکستان کو دیتی ہے تو دوسری طرف دہشتگردی کو بڑھاوا دے کر ہماری مشکلات میں اضافہ کر رہی ہے۔ چالیس مما لک کے جمع ہونے والے حکمرانوں کو پیرس میں ہلاک ہونے والے مجرم صحافیوں کا خیال تو آگیا جنھوں نے کسی نہ کسی حوالے سے مسلمانوں کی کوئی نہ کوئی دل آزاری تو کی ہوئی تھی قتل وغارت گری کی کوئی وجہ تو موجود تھی لیکن انہیں پشاور میں شہید ہونے والے بچوں کا کوئی خیال نہیں آیا جن کا کوئی جرم نہیں تھا۔ اگر دنیا گلوبل پر آچکی ہے تو پھر عالمی برادری کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ بچہ آج صرف اپنے ماں باپ یا اپنی ریاست کی ذمہ داری نہیں وہ عالمی شہری ہے اور اُس کے قتل پر خاموشی قاتل کے ساتھ دینے کے مترادف ہے۔ مگر شاید مغرب نے دہشتگردی کی جنگ میں اُدھر تم اِدھر ہم کا نعرہ لگا دیا ہے اور اس

جنگ میں غیر محسوس انداز میں دہشتگردوں کی مدد کر رہا ہے جس کی سب سے بڑی مثال امریکی صدر اوبامہ کا بھارت کے دہشتگرد وزیر اعظم کی موجودگی میں بھارت کو پسندیدہ قوم قرار دینے کا اعلان ہے۔پس ثابت ہوا کہ مغرب دہشتگردی ختم کرنا نہیں چاہتا اور ہم دونوں اطراف سے اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر نہ جانے کس کو بیوقوف بنا رہے ہیں بقول اقبال

خدا سے دور کرے تو تعلیم بھی فتنہ

املاک بھی اولاد بھی جاگیر بھی فتنہ

ناحق کے لیے اٹھے تو شمشیر بھی فتنہ

شمشیر ہی کیا نعرہء تکبیر بھی فتنہ

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

16-01-2015